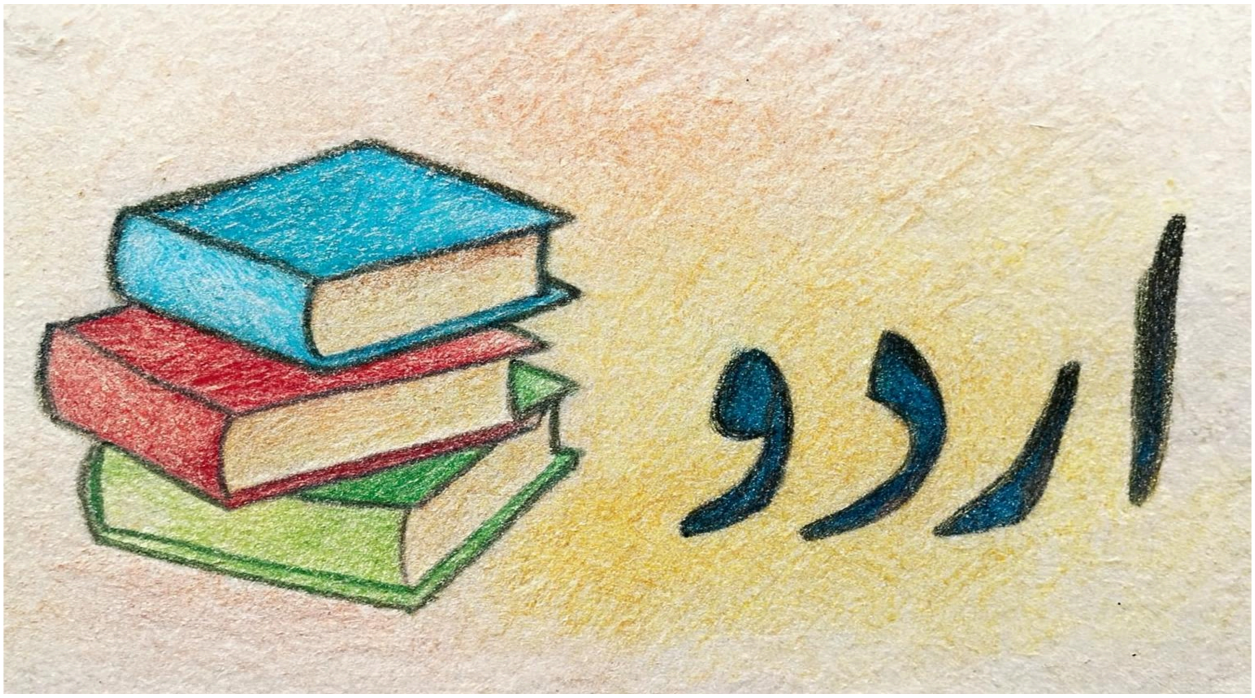

کلاس: 9th

مضمون: اردو

سبق 10: لڑی میں پروئے ہوئے منظر

مصنف: رضا علی عابدی (۳۰ نومبر، ۱۹۳۵ء)

Visit Now: StudyNotes360.com

📘 خلاصہ:

جرنیلی سڑک ایک عجیب و نایاب سڑک ہے جہاں مناظر ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں، کہیں حیرت نظر آتی ہے تو کہیں عبرت۔ مصنف نے پشاور سے سفر شروع کیا، اور بالا حصار کے نیچے ایک پتھر دیکھا جس پر شاہراہ پاکستان اور کسی وزیر کا نام لکھا تھا۔ وادی پشاور آج بھی بہت سرسبز ہے حالانکہ اس پر کئی لشکر گزرے، لیکن زمین اب بھی ہری بھری تھی۔ رمضان کے مہینے میں چائے خانے بند تھے، اور اسی دوران دریائے کابل نوشہرہ کے قریب نظر آیا۔ نوشہرہ کو ممکنہ طور پر اکبر بادشاہ نے آباد کیا تھا، اور دائیں کنارے پر نوشہرہ خورد اور بائیں کنارے پر نوشہرہ کلاں موجود تھے۔ یہاں سرائے اور قلعہ بھی تھے، جو قافلوں کی گرد میں وقت کے ساتھ مل گئے۔ مصنف نے سفر کے دوران زمین ہی زمین دیکھی اور ان زمینوں میں چھوٹا سا گاؤں لاہور بھی تھا، جہاں سنسکرت قواعد کے سب سے بڑے عالم پانینی پیدا ہوئے۔ کچھ اور آگے تاریخی گاؤں ہنڈ تھا، جو گندھارا کا پایہ تخت تھا اور مورخین نے اسے ہندوستان کا دروازہ کہا۔ خیر آباد کے سامنے دریائے سندھ بہا اور اس کے کنارے ایک عظیم الشان قلعہ موجود تھا، جس میں آج بھی فوج رہتی ہے۔ اکبر بادشاہ نے جگہوں کے نام رکھنے کا شوق رکھا، اسی لیے اٹک، واہ، خیر آباد جیسے نام وجود میں آئے۔ اکبر نے اپنے پیش رو شیر شاہ سے بہت کچھ سیکھا، اور شیر شاہ نے اپنی سلطنت کے کناروں پر قلعے بنائے جن کے نام رہتاس رکھے۔ اکبر نے ملتے جلتے نام رکھے اور دریاؤں کے پار کشتیاں چلانے کے لیے ملاح بھی لائے۔ جہانگیر کے زمانے کی سرائے اب بھی موجود ہے، جس کے گرد مسافروں کے لیے سیکڑوں کمرے ہیں۔ مغل قلعے مختلف حکمرانوں کے قبضے میں آئے، جیسے کابل والے، سکھ، اور انگریز، مگر آج بھی قلعہ کھڑا ہے اور کسٹم و ایکسائز کا عملہ فعال ہے۔ سفر کے دوران مصنف نے دیکھا کہ گلیاں، بازار، پل اور تاریخی مقامات آج بھی موجود ہیں، لیکن جدید دور کے اثرات جیسے ہوٹلوں کے لاؤڈاسپیکر بھی شامل ہیں۔ حسن ابدال

StudyNotes360.com

میں مغل باغ کے آثار اور تالاب موجود ہیں، اور چٹان پر بابا گرو نانک کے پنجے کا نشان آج بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ واہ چھاؤنی میں مغل دور کی بڑی باؤلی موجود ہے جو کبھی ہاتھی، گھوڑے اور مویشیوں کے لیے استعمال ہوتی تھی۔ سرائے کالا جاتی روڈ پر چھوٹا سا قصبہ ہے جہاں کالے پتھر کی کونڈیاں فروخت ہوتی ہیں اور یہ جگہ کبھی مسافروں کے لیے سرائے رہی ہے۔ شیر شاہ اور مغلوں کے زمانے میں ہزاروں سرائیں بنائی گئیں، جن کے گرد بستیاں آباد ہو گئیں، اور آبادیوں کے ناموں کے ساتھ لفظ سرائے جڑ گیا۔ سرائے کالا سے چند کلو میٹر دور ٹیکسلا کے کھنڈر ہیں، جو ہندوستان کے تاج میں ایک نگینے کی طرح جڑا ہوا تھا۔ مارگلہ کی پہاڑی تاریخی کٹاؤ کے راستے ہزاروں برسوں میں کئی قبیلے اور لشکر گزرے ہوں گے۔ بعد میں انگریزوں نے گرینڈ ٹرنک روڈ کی تعمیر کی، اور انجینئرز نے پہاڑی میں گہرا درہ کاٹ کر آنا جانا آسان بنایا، لیکن بلندی پر سڑک کے آثار ابھی بھی موجود ہیں۔ مری روڈ پر کمپنی باغ کے سامنے کی گلی میں مصنف نے چھوٹے بچوں کو کھیلتے دیکھا اور دعا کی کہ یہ ہاتھ کبھی نہ چھوٹیں اور ہمسائیگی کے رشتے کبھی نہ ٹوٹیں۔

StudyNotes360.com

🌸 اہم پیراگراف:

📘 پیراگراف 1:

جرنیلی سڑک ایک نایاب اور عجیب سڑک ہے جہاں مناظر ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں۔ مصنف نے پشاور سے سفر شروع کیا اور بالا حصار کے نیچے ایک پتھر دیکھا جس پر شاہراہ پاکستان اور کسی وزیر کا نام درج تھا۔ وادی پشاور آج بھی سرسبز اور آباد ہے، حالانکہ یہاں کئی لشکر گزر چکے تھے۔

تشریح:

جرنیلی سڑک کی یہ تفصیل نہ صرف اس کی جغرافیائی خصوصیات کو ظاہر کرتی ہے بلکہ تاریخی اہمیت بھی بیان کرتی ہے۔ سڑک کے بدلتے مناظر اسے دیگر سڑکوں سے منفرد بناتے ہیں اور سفر کرنے والے کے جذبات میں حیرت اور عبرت پیدا کرتے ہیں۔ پشاور سے سفر کا آغاز اس کی قدیم وادیوں اور سرسبز زمینوں کی جھلک دکھاتا ہے، جو قدرتی حسن اور آباد کاری کی علامت ہے۔ بالا حصار کے نیچے موجود پتھر پر شاہراہ

پاکستان اور وزیر کا نام اس مقام کی سیاسی اور تاریخی اہمیت کی نشاندہی کرتا ہے۔ وادی پشاور کی سرسبزی اور آبادکاری اس بات کا ثبوت ہے کہ قدرت اور انسانی موجودگی نے وقت کے طوفانوں اور لشکروں کے گزرنے کے باوجود اپنی خوبصورتی برقرار رکھی ہے، اور یہ سفر تاریخی اور قدرتی اعتبار سے اہم منظرنامہ پیش کرتا ہے۔

📘 پیراگراف 2:

مصنف دریائے کابل کو نوشہرہ کے قریب دیکھتے ہیں، جو ممکنہ طور پر اکبر بادشاہ کی آباد کاری کا نتیجہ تھا۔ نوشہرہ کے دائیں کنارے نوشہرہ خورد اور بائیں کنارے نوشہرہ کلاں واقع تھے۔ یہاں سرائیں اور قلعے موجود تھے، جو وقت کے ساتھ قافلوں کی گرد میں مل گئے۔

تشریح:

یہ منظر تاریخی اور جغرافیائی اعتبار سے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ دریائے کابل نوشہرہ کے قریب بہتا ہے اور اس کے کنارے آبادیاں اس بات کی علامت ہیں کہ اکبر بادشاہ نے اس علاقے کی آباد کاری کی تھی۔ دائیں کنارے نوشہرہ خورد اور بائیں کنارے نوشہرہ کلاں کے وجود سے پتہ چلتا ہے کہ یہ علاقہ قدیم وقت سے انسانی آبادکاری کا مرکز رہا ہے۔ سرائیں اور قلعے، جو کبھی مسافروں اور قافلوں کے لیے اہم ٹھکانہ تھے، وقت کے ساتھ قافلوں کی گرد میں گھل گئے، لیکن یہ اب بھی علاقے کی تاریخی اہمیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس سے طلبہ کو معلوم ہوتا ہے کہ قدیم حکمران اپنی سلطنت کے ہر حصے کو منظم اور محفوظ بنانے کے لیے قلعے اور سرائیں بناتے تھے، اور یہ مقامات تاریخی اور ثقافتی اہمیت کے حامل ہیں۔

📘 پیراگراف 3:

مصنف نے سفر کے دوران زمین ہی زمین دیکھی، اور انہی وسیع زمینوں میں چھوٹا سا گاؤں لاہور بھی موجود تھا، جہاں سنسکرت قواعد کے عظیم عالم پانینی پیدا ہوئے۔ تھوڑی آگے تاریخی گاؤں ہنڈ تھا، جو کبھی گندھارا کا پایہ تخت تھا اور مورخین کے مطابق ہندوستان کا دروازہ کہلاتا تھا۔

تشریح:

یہ حصہ تاریخی اور علمی اعتبار سے نہایت اہم ہے۔ گاؤں لاہور کی موجودگی اور وہاں پانینی جیسے عظیم عالم کا جنم لینا اس علاقے کی علمی اور ثقافتی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ پانینی سنسکرت قواعد میں سب سے بڑا عالم مانا جاتا ہے، اور اس سے طلبہ کو قدیم تعلیم اور علم کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد آنے والا گاؤں ہنڈ تاریخی طور پر بہت اہم تھا، کیونکہ یہ کبھی گندھارا کی ریاست کا مرکزی حصہ اور پایہ تخت رہا، اور اسے مورخین نے ہندوستان کا دروازہ بھی کہا ہے۔ یہ معلومات طلبہ کو تاریخی واقعات اور قدیم جغرافیائی محل وقوع کے بارے میں سمجھنے میں مدد دیتی ہیں اور امتحان میں اس کے سوالات اکثر تاریخی اہمیت اور جغرافیائی پہچان پر مبنی آ سکتے ہیں۔

📘 پیراگراف 4:

خیر آباد کے سامنے دریائے سندھ بہا اور اس کے کنارے ایک عظیم الشان قلعہ موجود تھا، جس میں آج بھی فوج تعینات ہے۔ اکبر بادشاہ کو جگہوں کے نام رکھنے کا بہت شوق تھا، اسی لیے اٹک، واہ اور خیر آباد جیسے نام وجود میں آئے۔

تشریح:

یہ حصہ جغرافیائی اور تاریخی نقطہ نظر سے اہم ہے۔ دریائے سندھ کے کنارے واقع قلعے کی موجودگی اس علاقے کی فوجی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے، اور آج بھی وہاں فوج کی تعیناتی اس کی مستحکم اور دفاعی حیثیت کا ثبوت ہے۔ اکبر بادشاہ کا مقامات کے نام رکھنے کا شوق اس کی نظم و نسق اور انتظامی ذہانت کی عکاسی کرتا ہے۔ اٹک، واہ اور خیر آباد جیسے نام اس دور کی جغرافیائی اور ثقافتی پہچان کے اہم نشان ہیں، جو طلبہ کے لیے تاریخی یاداشت اور امتحان میں سوالات کے لیے کافی اہم ہیں۔

StudyNotes360.com

📘 پیراگراف 5:

جہانگیر کے زمانے کی سرائیں آج بھی موجود ہیں، جن کے گرد مسافروں کے لیے سیکڑوں کمرے ہیں۔ مغل قلعے مختلف حکمرانوں کے قبضے میں آئے، لیکن آج بھی قلعہ

کھڑا ہے اور کسٹم و ایکسائز کا عملہ فعال ہے۔ مصنف نے دیکھا کہ تاریخی گلیاں، بازار، پل اور دیگر مقامات آج بھی موجود ہیں۔

تشریح:

یہ حصہ مغلیہ دور کی تاریخی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ سرائیں اس وقت کے سفری نظام اور مہمان نوازی کی مثال ہیں، کیونکہ ان کے گرد سیکڑوں کمرے مسافروں کی رہائش کے لیے بنائے گئے تھے۔ یہ نہ صرف مسافروں کے لیے آسانی فراہم کرتے تھے بلکہ تجارتی راستوں پر سلامتی اور سہولت کا بھی ضامن تھے۔

مغل قلعے مختلف حکمرانوں کے قبضے میں آئے، جو اس علاقے کی سیاسی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کے باوجود قلعہ آج بھی موجود ہے، اور اس میں کسٹم اور ایکسائز کا عملہ موجود ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ تاریخی مقامات صرف یادگار نہیں بلکہ موجودہ دور میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

مصنف نے تاریخی گلیاں، بازار اور پل دیکھے، جو یہ بتاتے ہیں کہ ماضی اور حال ایک ساتھ موجود ہیں۔ یہ نہ صرف ثقافتی ورثہ ہیں بلکہ معاشرتی اور اقتصادی سرگرمیوں کی پہچان بھی ہیں۔ اس طرح کے مقامات طلبہ کو یہ سمجھنے میں مدد دیتے ہیں کہ تاریخی ورثہ کس طرح ہماری روزمرہ زندگی اور علاقے کی ترقی سے جڑا ہوا ہے۔

📘 پیراگراف 6:

واہ چھاؤنی میں مغل دور کی بڑی باؤلی موجود ہے، جو کبھی ہاتھی، گھوڑے اور مویشیوں کے لیے استعمال ہوتی تھی۔ سرائے کالا جاتی روڈ پر چھوٹا سا قصبہ ہے جہاں کالے پتھر کی کونڈیاں فروخت ہوتی ہیں۔ شیر شاہ اور مغلوں کے زمانے میں ہزاروں سرائیں بنائی گئیں، جن کے گرد بستیاں آباد ہو گئیں۔

تشریح:

یہ حصہ مغلیہ دور اور شیر شاہ کے دور کی اہم تاریخی اور معاشرتی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ واہ چھاؤنی میں موجود بڑی باؤلی مغل دور کی شاندار تعمیرات اور فنِ تعمیر کی

مثال ہے۔ یہ نہ صرف پانی ذخیرہ کرنے کا ذریعہ تھی بلکہ اس کا استعمال ہاتھی، گھوڑے اور مویشیوں کے لیے بھی کیا جاتا تھا، جو کہ فوجی اور تجارتی قافلوں کی ضروریات کے لیے اہم تھا۔

سرائے کالا جاتی روڈ کا ذکر تجارتی اور مسافری نظام کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہاں چھوٹے قصبے میں کالے پتھر کی کونڈیاں فروخت ہوتی تھیں، جو مقامی معیشت اور روزگار کا ذریعہ تھیں۔

شیر شاہ اور مغلوں کے زمانے میں ہزاروں سرائیں تعمیر کی گئیں، جو مسافروں، تاجروں اور قافلوں کے لیے رہائش، آرام اور حفاظت فراہم کرتی تھیں۔ ان سراؤں کے گرد بستیاں آباد ہو گئیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تاریخی مقامات صرف سفر کے لیے نہیں بلکہ معاشرتی اور اقتصادی ترقی کے لیے بھی اہم تھے۔ اس طرح کی معلومات طلبہ کو ماضی کی معاشرتی اور اقتصادی زندگی کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔

📘 پیراگراف 7:

مارگلہ کی پہاڑی تاریخی کٹاؤ کے راستے ہزاروں برسوں میں کئی قبیلے اور لشکر گزر چکے ہوں گے۔ بعد میں انگریزوں نے گرینڈ ٹرنک روڈ کی تعمیر کی اور انجینئرز نے پہاڑی میں گہرا درہ کاٹ کر آنا جانا آسان بنایا، لیکن قدیم سڑک کے آثار آج بھی موجود ہیں۔

تشریح:

یہ حصہ مارگلہ کی پہاڑیوں اور تاریخی راستوں کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ مارگلہ کے کٹاؤ کے راستے صدیوں سے تجارت، قافلوں اور لشکروں کے گزرنے کا اہم ذریعہ رہے ہیں۔ ہزاروں برسوں میں مختلف قبیلے، لشکر اور مسافر اس راستے سے گزرے، جس سے یہ خطہ تاریخی طور پر بہت اہم ہو گیا۔

بعد میں برصغیر میں انگریزوں نے اپنی جدید سڑکیں تعمیر کیں، جن میں گرینڈ ٹرنک روڈ کا قیام شامل تھا۔ انجینئرز نے پہاڑی میں گہرا درہ کاٹ کر راستہ بنایا تاکہ سفر اور تجارت

studynotes360.com

کو آسان بنایا جا سکے۔ اس سے پرانے مشکل راستوں کی جگہ ایک سہل اور محفوظ سڑک بن گئی۔

اس کے باوجود قدیم سڑک کے آثار آج بھی موجود ہیں، جو ہمیں ماضی کی تعمیرات، تاریخی تجارتی اور فوجی راستوں کی یاد دلاتے ہیں۔ یہ طلبہ کے لیے اہم ہے کیونکہ اس سے تاریخی اور جغرافیائی تعلق کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے، اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ کیسے قدیم اور جدید دور کے نظام نے سفر اور رابطے کو متاثر کیا۔

❖ اہم معروضی سوالات:

1. رضا علی عابدی کب پیدا ہوئے؟

(الف) ۱۵ نومبر، ۱۹۳۵ء

(ب) ۳۰ نومبر، ۱۹۳۵ء ✅

(ج) ۱۲ دسمبر، ۱۹۳۵ء

(د) ۵ جنوری، ۱۹۳۶ء

2. رضا علی عابدی کہاں پیدا ہوئے؟

(الف) لکھنو، بھارت

(ب) راولپنڈی، پاکستان

(ج) روڑکی ضلع ہری دوار، بھارت ✅

(د) کراچی، پاکستان

3. رضا علی عابدی کے والد کا تعلق کہاں تھا؟

(الف) لکھنو، بھارت ✅

(ب) دہلی، بھارت

(ج) لاہور، پاکستان

(د) حیدرآباد، بھارت

4. رضا علی عابدی پاکستان کب آئے؟

(الف) ۱۹۴۷ء

(ب) ۱۹۵۰ء ✅

(ج) ۱۹۵۵ء

(د) ۱۹۶۰ء

5. رضا علی عابدی نے اپنی ابتدائی تعلیم میں کس چیز کا شوق پایا؟

(الف) کھیل کود

(ب) پڑھنے اور لکھنے ✅

(ج) موسیقی

(د) زراعت

6. رضا علی عابدی نے پہلی بار انگریزی بر کاتب کے طور پر کس سال کام کیا؟

(الف) بچپن میں

(ب) طالب علمی کے دوران ✅

(ج) ۱۹۵۰ء میں

(د) ۱۹۷۲ء میں

7. رضا علی عابدی نے پاک بھارت جنگ کے دوران کس روزنامہ کے ساتھ کام کیا؟

StudyNotes360.com

(الف) روزنامہ جنگ

(ب) روزنامہ حرئیت ✅

(ج) روزنامہ دنیا

(د) روزنامہ حریت

8. رضا علی عابدی نے کب BBC سے منسلک ہو کر عملی زندگی کا آغاز کیا؟

(الف) ۱۹۵۰ء

(ب) ۱۹۶۵ء

(ج. ۱۹۷۲ء ✅

(د) ۱۹۸۰ء

9. رضا علی عابدی کب ریٹائر ہوئے؟

(الف) ۱۹۸۰ء

(ب) ۱۹۹۰ء

(ج) ۱۹۹۶ء ✅

(د) ۲۰۰۰ء

10. رضا علی عابدی کن زبانوں پر عبور رکھتے ہیں؟

(الف) اردو، سندھی، عربی، فارسی، انگریزی ✅

(ب) اردو، ہندی، انگریزی

(ج) اردو، پنجابی، انگریزی

StudyNotes360.com

(د) اردو، فارسی، فرانسیسی

11. رضا علی عابدی نے کتنے سے زیادہ کتابیں تصنیف کی ہیں؟

(الف) ١٠

(ب) ٢٠

(ج) ٣٠ ✅

(د) ۴٠

12. رضا علی عابدی کی تصانیف میں سے نصف کا مخاطب کون ہے؟

(الف) بالغ افراد

(ب) بچے ✅

(ج) طلبہ

(د) استاد

13. سفرنامہ "جرنیلی سڑک" کس سڑک پر مبنی ہے؟

(الف) شاہراہ قائد اعظم

(ب) جی ٹی روڈ ✅

(ج) ایم فور روڈ

(د) سرحدی روڈ

14. جرنیلی سڑک کب تعمیر ہوئی؟

(الف) مغل دور میں

StudyNotes360.com

(ب) شیر شاہ سوری کے دور میں ✅

(ج) برطانوی دور میں

(د) مظفر دور میں

15. جرنیلی سڑک موجودہ کس ملک سے شروع ہو کر افغانستان تک جاتی ہے؟

(الف) پاکستان

(ب) بنگلہ دیش ✅

(ج) بھارت

(د) نیپال

16. رضا علی عابدی نے جرنیلی سڑک پر تحقیق کے لیے کتنے دن سفر کیا؟

(الف) ۱۵ دن

(ب) ۳۰ دن ✅

(ج) ۴۵ دن

(د) ۶۰ دن

17. رضا علی عابدی کے سفرنامے کی تحریر میں کون سے رنگ شامل ہیں؟

(الف) صرف خوشی

(ب) طنز و مزاح، اداسی اور خوشی ✅

(ج) صرف اداسی

(د) صرف طنز

StudyNotes360.com

18. جرنیلی سڑک کے سفرنامے میں مصنف نے کیا ذکر کیا ہے؟

(الف) صرف سڑک کی لمبائی

(ب) تمام اہم آبادیوں، ثقافت اور وجہ تسمیہ ✅

(ج) صرف تاریخی واقعات

(د) صرف راستے کے خطرات

19. رضا علی عابدی کی مشہور کتابوں میں کون سی شامل نہیں؟

(الف) "جرنیلی سڑک"

(ب) "شیر دریا"

(ج) "جہازی بھائی"

(د) "چراغ تلے" ✅

20. رضا علی عابدی کے سفرنامے کا سب سے اہم مقصد کیا ہے؟

(الف) تاریخی حقائق بیان کرنا

(ب) آبادیوں اور ثقافت کی جانچ اور منظر کشی کرنا ✅

(ج) کھیل کود کی تفصیل دینا

(د) صرف مزاح پیش کرنا

21. جرنیلی سڑک کے مناظر کس طرح کے ہیں؟

(الف) عام اور یکساں

(ب) عجیب اور نایاب ✅

StudyNotes360.com

(ج) صاف اور سادہ

(د) چھوٹے اور محدود

22. مصنف نے پشاور سے سفر کہاں سے شروع کیا؟

(الف) لاہور

(ب) ہنڈ

(ج) پشاور ✅

(د) واہ

23. بالا حصار کے نیچے پتھر پر کیا لکھا تھا؟

(الف) شاہراہ پاکستان اور وزیر کا نام ✅

(ب) دریائے سندھ

(ج) لاہور

(د) اکبر بادشاہ

24. وادی پشاور کی زمین کس حالت میں تھی؟

(الف) بنجر

(ب) ہری بھری ✅

(ج) خشک

(د) ریگستانی

25. رمضان کے مہینے میں مصنف نے کس چیز کی کمی دیکھی؟

StudyNotes360.com

(الف) بازار

(ب) چائے خانے بند ✅

(ج) پل

(د) قلعہ

26. دریائے کابل کس مقام پر نظر آیا؟

(الف) حسن ابدال

(ب) نوشہرہ ✅

(ج) واہ

(د) اٹک

27. نوشہرہ کے دائیں کنارے پر کون سا گاؤں تھا؟

(الف) نوشہرہ کلاں

(ب) نوشہرہ خورد ✅

(ج) لاہور

(د) ہنڈ

28. سنسکرت قواعد کا سب سے بڑا عالم کون تھا؟

(الف) اکبر

(ب) پانینی ✅

(ج) شیر شاہ

StudyNotes360.com

(د) جہانگیر

29. ہنڈ گاؤں کس سلطنت کا پایہ تخت تھا؟

(الف) مغل

(ب) گندھارا ✅

(ج) ہندوستان

(د) افغانستان

30. ہنڈ کے بارے میں مورخین نے کیا کہا؟

(الف) دریا کا کنارہ

(ب) ہندوستان کا دروازہ ✅

(ج) تاریخی پل

(د) مغل قلعہ

31. خیر آباد کے سامنے کون سا دریا بہا؟

(الف) دریائے سندھ ✅

(ب) دریائے کابل

(ج) دریائے راوی

(د) دریائے چناب

32. اٹک اور خیر آباد کے نام کس نے رکھے؟

(الف) شیر شاہ

StudyNotes360.com

(ب) اکبر بادشاہ ✅

(ج) جہانگیر

(د) مغل مورخ

33. اکبر بادشاہ نے کس سے بہت کچھ سیکھا تھا؟

(الف) جہانگیر

(ب) شیر شاہ ✅

(ج) پانینی

(د) محمود غزنوی

34. شیر شاہ نے سلطنت کے کناروں پر کیا بنایا؟

(الف) پل

(ب) قلعے ✅

(ج) بازار

(د) دریا

35. واہ چھاؤنی میں کون سا تاریخی مقام موجود ہے؟

(الف) باؤلی ✅

(ب) قلعہ

(ج) سرائے

(د) پل

StudyNotes360.com

36. سرائے کالا کس جگہ واقع ہے؟

(الف) حسن ابدال

(ب) جاتی روڈ ✅

(ج) واہ

(د) نوشہرہ

37. کالے پتھر کی کونڈیاں کہاں فروخت ہوتی ہیں؟

(الف) سرائے کالا ✅

(ب) واہ

(ج) اٹک

(د) لاہور

38. مغل دور میں سرائیں کس لیے بنائی جاتی تھیں؟

(الف) قلعے کے لیے

(ب) مسافروں کے لیے ✅

(ج) لشکروں کے لیے

(د) بازار کے لیے

39. ہندوستان اور پاکستان میں کئی شہروں کے ناموں کے ساتھ کون سا لفظ جڑ گیا؟

(الف) دریا

(ب) سرائے ✅

StudyNotes360.com

(ج) قلعہ

(د) بازار

40. ٹیکسلا کے کھنڈر کس جگہ کے قریب ہیں؟

(الف) سرائے کالا ✅

(ب) حسن ابدال

(ج) واہ

(د) ہنڈ

41. مارگلہ پہاڑی پر کتنے ہاتھ چوڑا شگاف تھا؟

(الف) 10–15

(ب) 25–30 ✅

(ج) 50–60

(د) 5–10

42. انگریزوں نے گرینڈ ٹرنک روڈ کی تعمیر میں کیا کیا؟

(الف) پہاڑی میں درہ کاٹا ✅

(ب) دریائے سندھ پل بنایا

(ج) قلعہ بنایا

(د) واہ باؤلی تعمیر کی

43. نکلسن کی لاٹ کہاں سے نظر آتی تھی؟

StudyNotes360.com

(الف) دریائے کابل

(ب) پہاڑی کی چوٹی پر ✅

(ج) واہ

(د) سرائے کالا

44. مری روڈ کی گلی میں مصنف نے کون سی چیز دیکھی؟

(الف) ٹین گیٹ اور اینٹوں کا فرش ✅

(ب) قلعہ

(ج) پل

(د) دریائے سندھ

45. گلی میں کھیلتے بچے کس حال میں تھے؟

(الف) محنتی

(ب) تمام عالم سے بے خبر ✅

(ج) پریشان

(د) لرزتے

46. مصنف نے گلی میں کھیلتے بچوں کے لیے کیا دعا کی؟

(الف) کامیابی

(ب) ہاتھ کبھی نہ چھوٹیں اور رشتے قائم رہیں ✅

(ج) صحت

StudyNotes360.com

(د) خوشی

47. جرنیلی سڑک پر چلتے ہوئے مصنف کو کون سی کیفیت محسوس ہوئی؟

(الف) خوشی اور غصہ

(ب) حیرت اور عبرت ✅

(ج) خوف اور افسوس

(د) اداسی اور تنہائی

48. واہ سے آگے کون سا قصبہ آیا؟

(الف) حسن ابدال

(ب) سرائے کالا ✅

(ج) اٹک

(د) ہنڈ

49. اکبر بادشاہ نے اپنے سلطنت کے کنارے کے نام کس طرح رکھے؟

(الف) بالکل مختلف

(ب) ملتے جلتے ✅

(ج) پہلے والے نام

(د) قلعوں کے نام

50. جرنیلی سڑک کی تاریخی اہمیت کیوں ہے؟

(الف) پلوں کی وجہ سے

StudyNotes360.com

(ب) قلعوں اور سرایوں کی وجہ سے ✅

(ج) دریاؤں کی وجہ سے

(د) بازار کی وجہ سے

✍️ مشق:

معروضی سوالات:

1. مصنف کو بالا حصار سے نیچے آنے کے بعد ایک پتھر پر کیا لکھا نظر آیا؟

(الف) شاہر اہ اور یشم

(ب) شاہراہ پاکستان ✅

(ج) شاہر اہ قدیم

(د) شاہراہ جرنیل

2. وادی پشاور اس وقت کیسی نظر آ رہی تھی؟

(الف) ریگ زار

(ب) مر غزر

(ج) ویران

(د) سرسبز ✅

3. مورخوں نے ہندوستان کا دروازہ کہا تھا؟

(الف) لنڈی کو تل

StudyNotes360.com

(ب) پشاور

(ج) ہنڈ ✅

(د) نوشہرہ

4. اٹک کا نام کس نے رکھا تھا؟

(الف) محمود غزنوی

(ب) شہاب الدین غوری

(ج) اکبر اعظم ✅

(د) شیر شاہ سوری

5. سکھوں کا مشہور گردوارہ کہاں واقع ہے؟

(الف) نوشہرہ میں

(ب) اٹک میں

(ج) حسن ابدال میں ✅

(د) واہ میں

6. نوشہرہ کے قریب آجانے کی پہچان کون سا دریا تھا؟

(الف) دریائے سندھ

(ب) دریائے کابل ✅

(ج) دریائے ہرو

(د) دریائے سون

StudyNotes360.com

اہم مختصر سوالات:

1. مصنف کو وادی پشاور کیسی نظر آرہی تھی؟

جواب: مصنف نے وادی پشاور کو سرسبز، آباد اور خوشنما پایا، حالانکہ اس پر کئی لشکر گزر چکے تھے، پھر بھی زمین ہری بھری اور خوبصورت تھی۔

2. محمود غزنوی نے را جاجے پال کو کس جگہ شکست دی تھی؟

جواب: محمود غزنوی نے را جاجے پال کو نوشہرہ کے مقام پر شکست دی، جسے مورخین ہندوستان کا دروازہ بھی کہتے ہیں۔

3. اٹک کا قلعہ کس دریا کے کنارے بنایا گیا تھا؟

جواب: اٹک کا قلعہ دریائے سندھ کے کنارے تعمیر کیا گیا تاکہ فوجی اور قافلے دریائے سندھ کو عبور کر سکیں۔

4. وہ کون سا بادشاہ تھا جسے جگہوں کے نام رکھنے کا بڑا شوق تھا؟

جواب: اکبر اعظم وہ بادشاہ تھا جسے جگہوں کے نام رکھنے کا شوق تھا، اسی وجہ سے اٹک، واہ اور خیر آباد جیسے نام وجود میں آئے۔

5. مورخین کے نزدیک لاہور سے کابل جانے والی شاہراہ پر حسین ترین منزل کون سی ہے؟

جواب: مورخین کے مطابق لاہور سے کابل جانے والی شاہراہ پر حسن ابدال سب سے حسین ترین اور اہم منزل ہے، جہاں قدرتی خوبصورتی اور تاریخی آثار موجود ہیں۔

Copyright Policy

© 2026 **Studynotes360.com**. All Rights Reserved.

All notes, study materials, MCQs, explanations, and other educational content available on Studynotes360.com are the intellectual property of Studynotes360.com and author **Muhammad Asghar**.

These materials are provided for educational purposes only. No part of this content may be copied, reproduced, republished, or used for commercial purposes without prior written permission from **Studynotes360.com**.